تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت

مفتی محمد اعجاز ولی خان رضوی

رحمۃ اللہ علیہ



پیشکش

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے
ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، ج1،ص40دارالفکربیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

تذکرۂ تلمیذ اعلیٰ حضرت

نام رسالہ : **مفتی محمد اعجاز ولی خان رضوی** رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف : مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی (رکن مرکزی مجلس شوریٰ دعوتِ اسلامی)

تعاون : دعوتِ اسلامی کے شب و روز (News Website Of Dawateislami)

صفحات : **30**

اشاعتِ اول: (آن لائن): صفر المظفر 1443ھ مطابق ستمبر 2021ء

shaboroz@dawateislami.net

For More Updates
news.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تذکرۂ تلمیذِ اعلیٰ حضرت
مفتی محمد اعجازولی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (30 صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مفتی محمد اعجازولی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (1) رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے وہ افراد جنہوں نے پاکستان ہجرت کی، ان میں سے ایک اہم شخصیت استاذ العلماء، مفتیِ اسلام، حضرت علامہ مفتی محمد اعجازولی خان رضوی صاحب بھی ہیں، انہوں نے پاکستان کے کئی شہروں میں درس و تدریس کی خدمات سرانجام دیں، ہزاروں طلبگارانِ علم کو علم و معرفت سے سیراب کیا، ذیل میں ان کے کچھ حالات ذکر کئے جاتے ہیں:

اعلیٰ حضرت سے رشتہ

مفتی اعجازولی خان صاحب کا نسب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پڑدادا حضرت حافظ کاظم علی خان صاحب (2) سے مل جاتا ہے۔ نسب نامہ یہ ہے: مفتی محمد اعجازولی خان بن مولانا سردار ولی خان بن حکیم ہادی علی خان بن رئیس الحکماء حکیم تقی علی خان بن حافظ کاظم علی خان۔ (3) والدہ کی جانب سے اعلیٰ حضرت رشتے میں آپ کے نانا ہیں کیونکہ مفتی صاحب کی والدہ کنیز فاطمہ اعلیٰ حضرت کی ہمشیرہ حجاب بیگم کی بیٹی ہیں۔ (4)

---

1 ......معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، 3/82، حدیث: 2729۔

www.dawateislami.net

والدین کاذکرِ خیر

مفتی اعجاز ولی خان صاحب کے والدِ محترم مولانا سردار ولی خان صاحب کی پیدائش 1302ھ مطابق 1885ء کو بریلی شریف میں ہوئی، انھوں نے طویل عمر پائی اور 6 صفر 1395ھ مطابق 18 فروری 1975ء کو پیر جو گوٹھ میں انتقال فرمایا۔ آپ سراج العارفین مولانا سیّد ابوالحسین احمد نوری[5] (سجادہ نشین آستانہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ شریف یوپی ہند) کے مرید تھے۔ مولانا سردار ولی خان صاحب کی زوجہ محترمہ کنیز فاطمہ نیک صالحہ خاتون تھیں، انکی پیدائش 1297ھ مطابق 1880ء کو بریلی میں ہوئی اور وصال 1377ھ مطابق 1957ء کو پیر جو گوٹھ میں ہوا، دونوں کی قبور مفتی تقدس علی خان صاحب کے مزار کے قریب پیر جو گوٹھ قبرستان (ضلع خیرپور میرس، سندھ) میں ہیں۔[6] مولانا سردار ولی خان صاحب کے چار بیٹے مشہور عالم دین مفتی تقدس علی خان، مفتی اعجاز ولی خان، عبد العلی خان، حافظ مقدس علی خان اور دو بیٹیاں محبوب فاطمہ زوجہ شریف محمد خان اور حمید فاطمہ تھیں۔[7] مولانا سردار ولی خان صاحب نے اپنی اہلیہ کے ساتھ 1330ھ مطابق 1912ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ مفتی اعجاز ولی صاحب بیان کرتے ہیں: 1330ھ میں میرے والدین کریمین حج کے عازِم ہوئے، والدہ صاحبہ اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں[8] اور اجازت چاہی، اعلیٰ حضرت نے فرمایا": میں آتے جاتے تمہارے ساتھ ہوں" پھر فرمایا:" میں سچ کہتا ہوں کہ میں آتے جاتے تمہارے ساتھ ہوں" والدہ صاحبہ اس کے بعد حج پر روانہ ہو گئیں۔ حطیم شریف میں ایک شب والدہ صاحبہ نفل پڑھ رہی تھیں کہ لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور ساتھ والے سب جدا ہو گئے۔ والدہ صاحبہ بہت گھبرائیں اور خیال کیا کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا تھا کہ میں آتے جاتے تمہارے ساتھ ہوں، اب اور کون سا وقت آئے گا جس میں مدد فرمائیں گے۔ لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ راستہ ملنا دشوار تھا کہ اعلیٰ حضرت کو دیکھا، آپ نے کچھ عربی میں فرمایا جس کا مطلب معلوم نہ ہو سکا لیکن اس قدر ہجوم کے باوجود راستہ ایسا مل گیا کہ والدہ صاحبہ بآسانی وہاں سے چلی آئیں اور دوسرے دروازہ سے جب حرم شریف کے باہر آئیں تو والد صاحب بھی مل گئے اور اعلیٰ حضرت غائب ہو گئے بریلی آکر عرض کیا تو اعلیٰ حضرت نے سکوت فرمایا۔[9]

پیدائش والقابات

مفتی صاحب 11 ربیع الآخر 1332ھ مطابق 20 مارچ 1914ء میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔[10] عقیقہ کی

تقریب میں آپ کا نام محمد رکھا گیا، اعجاز ولی خان عرف قرار پایا۔[11] آپ اپنا نام اس طرح لکھا کرتے تھے: فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہ۔[12] آپ کے القابات فخر الاساتذۃ الاعلام، فاضل جلیل، نامور مفتی، فقیہ المفخم، شیخ الفقہ، شیخ الحدیث اور استاذ العلما وغیرہ ہیں۔

بچپن اور اعلیٰ حضرت سے تلمُّذ (شرفِ شاگردگی)

25 شعبان المعظم 1336ھ مطابق 5 جون 1918ء کو رسم بسم اللہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے بسم اللہ شریف پڑھا کر باقاعدہ تعلیم کا آغاز فرمایا، قرآن مجید آپ نے حافظ عبد الکریم قادری صاحب[13] سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی، حفظ القرآن کی تکمیل حافظ عبد القادر بریلوی صاحب[14] سے کی۔[15] مفتی اعجاز ولی خان صاحب کو بچپن کے تقریباً آٹھ سال تک اعلیٰ حضرت کی قربت حاصل رہی، آپ اعلیٰ حضرت سے اس قدر مانوس تھے کہ اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد بھی اعلیٰ حضرت کے مزار پر حاضر ہو کر اپنی مشکلات بیان کر دیا کرتے تھے؛ چنانچہ آپ کے بیان کردہ دو واقعات ملاحظہ فرمایئے: ☆ میرا چھوٹا بھائی (حافظ مقدس علی خان) جو مجھے بہت ہی زیادہ پیارا ہے چیچک میں مبتلا ہوا۔ ایک شب میں استاذی مولانا امجد علی اعظمی صاحب[16] کے مکان پر تھا اور مولوی عبد المصطفیٰ صاحب[17] سے لپٹ کر اسی غم میں رو رہا تھا کہ دل میں خیال آیا کیوں نہ اعلیٰ حضرت کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کروں، آستانہ پر حاضر ہوا اور رو رو کر عرض کیا، خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں حکم ہوا "اچھا ہو جائے گا۔" فوراً صحت ہو گئی۔[18] ☆ 4 مئی 1935ء (مطابق 30 محرم 1354ھ) کو بدایون اور گاؤں کے درمیان دس آدمیوں نے والد صاحب قبلہ پر حملہ کیا اور بہت زیادہ چوٹیں آئیں۔ صبح 5 مئی کو مظفر حسین نے کچھ ایسے الفاظ میں والد صاحب کی حالت بیان کی کہ نہ صرف میں بلکہ تمام لوگ گھبرا گئے۔ فوراً آستانۂ رضویہ پر حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حکم ہوا کہ "اچھے ہیں" بدایون جا کر دیکھا تو جیسی حالت بتائی تھی اس سے بہت کم تھی، 20،22 دنوں میں صحت ہو گئی اگرچہ ضربات 18،19 تھیں، مگر صدقے اس کریم کے کہ جس نے صحیح و سالم کر دیا۔[19]

دار العلوم منظر اسلام میں داخلہ

مفتی اعجاز ولی خان صاحب جب کچھ بڑے ہوئے تو دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف[20] میں داخلہ لے لیا، ابتدا تا متوسطات کتب درس نظامیہ اپنے بڑے بھائی مفتی تقدس علی خان[21]، حضرت مولانا مختار احمد سلطانپوری ثم بریلوی[22] اور

www.dawateislami.net

حکیم الاسلام مفتی محمد حسنین رضا خان بریلوی[23] سے پڑھیں، شرح جامی مفتی اعظم ہند محمد مصطفی رضا خان صاحب[24] اور تفسیر جلالین اپنے ماموں زاد بھائی مولانا سردار علی خان عزو میاں بریلوی ثم ملتانی[25] سے پڑھی۔[26]

مدرسہ عربیہ حافظیہ سعیدیہ دادوں میں داخلہ

درسیات کی تکمیل کے لیے صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی[27] کے پاس مدرسہ عربیہ حافظیہ سعیدیہ دادوں ضلع علی گڑھ ،یوپی ہند[28] میں تخمیناً محرم 1356ھ مطابق مارچ1937ء کو حاضر ہوئے، شعبان1356ھ مطابق اکتوبر 1937ء کو سند تکمیل وسند حدیث حاصل کی۔ یہاں آپ کو صدرالشریعہ کے شاگرد حضرت مولانا حافظ قاری غلام محی الدین رضوی شیری صاحب سے شرفِ تلمذ (شاگرد بننے کی سعادت) حاصل ہوا۔[29]

مفتیِ اعظم ہند اور حجۃ الاسلام سے حصولِ سندِ حدیث

مدرسہ عربیہ حافظیہ سعیدیہ دادوں سے فارغ التحصیل ہو کر بریلی شریف آئے تو مفتی اعظم ہند مفتی محمد مصطفی رضا خان صاحب سے سندِ حدیث کی درخواست پیش کی، مفتی اعظم ہند نے آپ کو1356ھ مطابق 1937ھ کو سندِ حدیث عطا فرمائی، بعد ازاں حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب[30] نے تقریباً 8ذوالحجہ 1356ھ مطابق9فروری 1938ء کو سندِ حدیث عطا فرمائی، اسی عرصے میں الہ آباد یونیورسٹی میں فاضل دینیات کا امتحان دیا اور کامیاب ہونے پر فاضلِ دینیات کی ڈگری حاصل کی۔[31]

علمِ جفر اور فنِ استخراج میں مہارت

مفتی اعجاز ولی خان صاحب جید عالم دین، بہترین مدرس، فقیہ جلیل اور معقول و منقول کے جامع تھے۔ اسلامی علوم بالخصوص فقہ وحدیث میں کامل دسترس رکھتے تھے، آپ کو علم جفر[32] اور فنِ تاریخ گوئی[33] سے بھی دلچسپی تھی۔ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری صاحب[34] تحریر فرماتے ہیں: امام احمد رضا کے خاندان میں آپ کو علم جفر سے قدرے مناسبت تھی۔اس کا مشاہدہ راقم الحروف نے خود کیا ہے۔ آپ نے چند سال پہلے ہی مجھے اپنے وصال کی خبر دی، پھر میں نے رمضان سے پہلے اس کی تصدیق چاہی کہ آپ کی پیشگوئی کے مطابق رحلت آپ کی رمضان میں ہو گی، ہنوز برقرار ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا، اب قدرے تبدیلی واقع ہو گئی ہے۔ اب یہ سانحہ شوال میں ہو گا۔ مزید فرماتے ہیں: تحدیثِ

نعمت کے طور پر لکھ رہا ہوں کہ تاریخ استخراج کے فن میں حضرت فقیہِ عصر سے میں نے استفادہ کیا ہے۔[35]

بیعت و خلافت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب نے آپ کو رسم بسم اللہ کے موقع پر 25 شعبان 1336ھ مطابق 5 جون 1918ء کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل فرمایا، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے آپ کو 8 ذوالحجہ 1356ھ مطابق 9 فروری 1938ء کو سلسلہ قادریہ رضویہ حامدیہ کی خلافت عطا فرمائی۔[36] 7 رجب 1383ھ مطابق 24 نومبر 1963ء کو سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز سید حسن سنجری[37] کے دربارِ گہربار میں مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفیٰ رضا خان نوری صاحب نے آپ کو سلسلہ قادریہ رضویہ نوریہ کی خلافت عطا فرمائی، آپ جید عالم دین، صوفی کامل اور اوراد و وظائف کے پابند تھے، پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

مفتی صاحب قبلہ علمی مصروفیت کے ساتھ ساتھ خانقاہ بریلی کے ان تعویذات اور وظائف کے مجاز تھے جو شمع شبستان رضا میں درج ہیں۔ ان کی وفات کے بعد دارالعلوم نعمانیہ لاہور[38] میں آج تک ان حضرات کے خطوط آتے ہیں، جو ان سے اپنے مصائب کا روحانی علاج تلاش کرتے تھے، مزید تحریر فرماتے ہیں، مفتی اعجاز ولی خان 1965ء کی جنگ کے دوران میرے ساتھ اگلے مورچوں پر گئے۔ دوسرے لفظوں میں مَیں ان کے ساتھ اگلے مورچوں پر گیا۔ ہمارے ساتھ بڑے نامور علماء اہل سنت کا ایک وفد تھا۔ اگرچہ ہر عالم دین نے اپنے اپنے انداز میں غازیانِ صف شکن کے سامنے اسلامی جہاد کی فضیلت پر گفتگو کی مگر مفتی اعجاز ولی خاں مرحوم کا انداز روحانی تھا، جسے موت و حیات کے درمیان کھڑے جوانوں نے بے حد پسند کیا۔ آپ نے بعض نوجوانوں کو ایسے وظائف بھی بتائے، جسے سپاہی سے لے کر کمانڈر تک، ہر ایک نے حاصل کرنے میں دلچسپی لی۔[39] جب آپ جامعہ محمدی شریف، بھوانہ، ضلع چنیوٹ،[40] میں شیخ الحدیث تھے تو اس دور میں آپ نے شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی[41] رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں خلافت کا شرف حاصل کیا۔[42]

ہند میں تدریس

مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے اسلامی علوم کی تحصیل کے بعد پاکستان ہجرت تک آپ نے تقریباً دس سال ہند میں گزارے ☆ آپ نے تخمیناً 1357ھ مطابق 1938ء تا 1362ھ مطابق 1943ء تک تقریباً چار سال این بی ہائی اسکول

www.dawateislami.net

بریلی شریف میں ٹیچنگ کی۔☆اس کے بعد دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف[43] اور دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں معقولات کی تدریس میں دوسال مدرس رہے☆اس کے ساتھ مفتی اعظم ہند کی سرپرستی میں رضوی دارالافتاء بریلی شریف میں فتاویٰ نویسی کرنے لگے☆(غالباشوال)1364ھ مطابق (ستمبر)1945ء کو آپ مدرسہ منہاج العلوم پانی پت[44] تشریف لے گئے وہاں آپ نے ایک سال فرائض تدریس سرانجام دینے کے بعد آپ دارالعلوم منظر اسلام واپس تشریف لے آئے اور پڑھانے کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔☆ہند میں اس دورِ خدمت دین کا اختتام 6صفر 1367ھ مطابق 20دسمبر 1945ء کو پاکستان ہجرت کی صورت میں ہوا،اس چھ سالہ تدریس درسِ نظامی میں کثیر طلبۂ کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔[45]

جمعیت خدّام الرضا،بریلی کی رکنیت

مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے قیام بریلی کے دوران جمیعت خدام الرضامیں شمولیت اختیار کی۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ محدث اعظم پاکستان مولانا سرداراحمد قادری چشتی صاحب[46] نے 1352ھ مطابق 1933ء کو دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہوکر اس میں تدریس شروع فرمائی۔ تواس زمانے میں آپ نے دیگر علماسے مل کر جمعیت خدام الرضابریلی بنائی،جس کا مقصد بذریعہ تحریر وتقریر مذہب حقہ اہل سنت وجماعت کی تبلیغ واشاعت اور جلسے جلوسوں کا انتظام کرناتھا،علامہ سرداراحمد صاحب اس کے صدر،مفتی اعجاز ولی خان،مفتی وقارالدین قادری اور دیگر علمااس کے اراکین منتخب ہوئے،اس کے تحت مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے اپنا ایک اشتہار بنام ”احقاقِ حق وابطال باطل“29رجب 1355ھ مطابق16اکتوبر1936ء کوشائع کروایاجو محدث اعظم پاکستان کے کتب خانے میں موجود ہے۔[47]

جماعت رضائے مصطفٰی میں حصہ

مفتی اعجاز ولی خان صاحب کل ہند جماعت رضائے مصطفٰی[48] کے ”شعبہ اشاعتِ کتب“ سے منسلک تھے چنانچہ مولاناشہاب الدین رضوی صاحب[49] تحریر فرماتے ہیں:مولانا اعجاز ولی خاں بریلوی نے بھی اشاعتِ کتب میں حصہ لیااور جماعت کاکچھ باراپنے سرپرلیا۔پوسٹر وغیرہ انہیں کے اہتمام سے شائع ہوتے تھے۔[50]

تحریکِ پاکستان میں فعال کردار

www.dawateislami.net

مفتی اعجاز ولی خان صاحب مسلمانوں کے حالات پر بھی گہری نظر رکھتے، حالات حاضرہ سے باخبر رہتے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے اہم اقدامات میں بھرپور حصہ لیتے تھے ☆ 1356ھ مطابق 1937ء میں آپ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے سرگرم جماعت آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت ونصرت کے لیے بیانات کرنے لگے ☆ اہل سنت کی عظیم تنظیم "آل انڈیا کانفرنس"[51] کا عظیم الشان اجلاس جمادی الاولیٰ 1365ھ مطابق اپریل 1946ء کو اتر پردیش کے شہر بنارس میں ہوا جس میں تقریباً پانچ سو مشائخ عظام، سات ہزار علمائے اعلام اور دو لاکھ سے زائد سنی عوام نے شرکت کی، اس اجلاس میں مفتی اعجاز ولی خان صاحب بھی اپنے رفقا کے ساتھ بھرپور انداز میں شریک ہوئے۔ اس میں پاکستان کے حق میں ایک تاریخ فتویٰ بعنوان "آل انڈیا سنی کانفرنس کے مشاہیر علماء ومشائخین کا متفقہ فیصلہ" شائع ہوا، آپ نے اس کی بھرپور حمایت کی۔[52] ☆ جب 13 صفر 1359ھ مطابق 23 مارچ 1940ء کو لاہور[53] میں قراردادِ پاکستان[54] منظور ہوئی تو آپ اس سے نہ صرف متفق تھے بلکہ اس کی تائید میں رضوی دارالافتاء بریلی شریف سے ایک فتاویٰ جاری فرمایا ☆ جب تحریک پاکستان اپنے جوبن پر تھی تو آپ نے 1945ء اور 1946ء میں مشرقی پنجاب کا دورہ کرکے پاکستان کے حق میں جلسے کئے، لوگوں کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے کے لیے تیار کیا، اس سلسلے میں پیدا کئے جانے والے شکوک و شبہات کو دور کیا، مخالفین کے دلائل کا بہترین جواب دیا۔ چنانچہ اکابرِ تحریک پاکستان میں ہے:

(آل انڈیا کانفرنس میں شرکت کے بعد مفتی صاحب) حصول پاکستان کی منزل کو پانے کے لیے سربکفِ میدان میں کودے، جگہ جگہ مسلم لیگ کی حمایت میں دورے کئے۔ پنجاب کے اکثر اضلاع میں مسلم لیگ کا پیغام پہنچایا۔[55]

☆ 23 تا 25 صفر المظفر 1365ھ مطابق 27 تا 29 جنوری 1946ء کو آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پچیسویں عرس کے موقع پر بریلی شریف میں پاکستان کے حق میں قرارداد منظور کی گئی،[56] اس میں آپ موجود تھے اور آپ نے اس قرارداد کی مکمل حمایت کی، علمائے اہل سنت کی کوششوں اور عوام اہل سنت کی حمایت سے ہی ہمیں وطن عزیز پاکستان جیسی عظیم نعمت حاصل ہوئی ہے۔

بعدِ ہجرت تدریس

مفتی اعجاز ولی خان بہترین مدرس تھے آپ نے تدریسی دنیا میں بڑا نام پیدا کیا۔ بریلی شریف، جھنگ، جہلم، لاہور میں

کتبِ معقول ومنقول کی تدریس میں بڑی شہرت حاصل کی۔ شیخ الحدیث والفقہ کی حیثیت سے تو آپ کی ذات مُسلَّم تھی، پاکستان میں آپ کی تدریس زندگی کی کچھ تفصیل ملاحظہ کیجئے:

☆ 6صفر1367ھ مطابق 20دسمبر1947ء کو آپ نے پاکستان ہجرت کی اور جامعہ محمدی شریف[57] بھوانہ (ضلع چنیوٹ، پنجاب) میں تدریس کا آغاز کیا، 1370ھ مطابق 1951ء تک آپ یہاں رہے، بطور مدرس ونائب شیخ الحدیث آپ نے وہاں تین چار سال پڑھایا۔[58] آپ کے ایام تدریس میں وہاں فاضل عربی اور دورۂ حدیث کا آغاز ہوا۔[59]

☆ پھر آپ نے 1370ھ مطابق 1951ء تا1373ھ مطابق 1954ء کی درمیانی مدت میں دارالعلوم اہل سنت و جماعت جہلم [60] میں تدریس فرمائی۔ اس مدرسے میں استاذالحفاظ حافظ محمد سعید کاشمیری صاحب[61] اور استاذالعلماء مفتی قاضی غلام محمود ہزاروی صاحب[62] بھی مدرس رہے ہیں۔[63]

☆شوال1373ھ مطابق جون 1954ء میں آپ جامعہ نعیمیہ لاہور[64] میں بطور شیخ الحدیث و الفقہ تشریف لے آئے، تقریباً چھ سال بحسن وخوبی یہ ذمہ داری نبھاتے رہے۔☆اسی دوران آپ نے1373ھ مطابق 1954ء میں حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری کے دربار گہربار کے قریب جامعہ گنج بخش[65] قائم فرمایا،اس جامعہ کے قیام میں حضرت سید محمد معصوم شاہ مالک نوری کتب خانہ[66] نے دل کھول کر امداد دی۔ حضرت مفتی اعجاز ولی خان رضوی رحمۃ اللہ علیہ صبح کو داتا صاحب کی مسجد میں درسِ قرآن دیتے اور جامعہ گنج بخش کے طلبہ کو پڑھاتے۔اس مدرسہ نے آہستہ آہستہ اپنا نام پیدا کر لیا۔ آپ نے یہاں سے ایک ماہنامہ رسالہ گنج بخش جاری کیا جو کچھ عرصہ چل کر دم توڑ گیا۔[67]☆1375ھ مطابق 1956ء میں مرکزی جامع مسجد محلہ اسلام پورہ لاہور[68] میں خطیب مقرر ہوئے، وہاں آپ نے مدرسہ حامدیہ رضویہ[69] کی بنیاد رکھی، اسے مدرسے اور جامعہ گنج بخش کے مہتمم آپ خود تھے۔

☆1379ھ مطابق1960ء میں انتظامیہ کے اصرار پر آپ اہل سنت کے قدیم دارالعلوم جامعہ نعمانیہ لاہور[70] میں شیخ الحدیث مقرر ہوئے، آپ نے یہاں تیرہ سال پڑھایا، جامعہ نعمانیہ کے اس دور میں وہ عروج نہیں تھا جو پہلے سالوں میں اسے حاصل ہوا تھا بہرحال چند باتیں پیش خدمت ہیں: ☆شوال 1384ھ مطابق فروری 1965ء میں مفتی اعجاز ولی خان صاحب جامعہ نعمانیہ کے شیخ الحدیث اور مولانا سید محمد اشرف کاظمی صاحب[71] صدر مدرس تھے۔[72]

☆1389ھ مطابق 1969ء میں مفتی اعجاز ولی خان (صدر مدرس) انجمن نعمانیہ کی گیارہ رکنی مجلس شوریٰ کے رکن بھی تھے [73] ☆1390ھ مطابق 1970ء میں بھی مفتی اعجاز ولی صاحب صدر مدرس تھے اس سال دورۂ حدیث کے 6، درجہ عربیہ کے 15 اور درجہ حفظ کے 21 طلبہ مستقل مدرسے میں تھے۔[74]☆رمضان 1390ھ مطابق نومبر 1970ء میں مفتی اعجاز ولی صاحب نے ماہ رمضان میں دورۂ تفسیر قرآن کروانے کا اعلان کیا گیا، مختلف مدارس کے 28 طلبہ نے داخلہ لیا، اسی سال دستارِ فضیلت کا جلسہ بھی ہوا جو بوجوہ کئی سالوں سے نہیں ہوا تھا، اس جلسے میں ان تمام سالوں میں فارغ التحصیل ہونے ان طلبہ کی دستار بندی ہوئی۔[75] ☆صفر 1392ھ مطابق 2 اپریل 1972ء میں انجمن نعمانیہ کا اجلاس ہوا جس میں اراکین انجمن، اساتذہ اور شہر کے دیگر علمانے شرکت کی، جامعہ نعمانیہ کی حالتِ زار پر غور ہوا، مفتی اعجاز ولی خاں صاحب نے اپنی جیبِ خاص سے جامعہ نعمانیہ کو رقم دی، مولانا سید غلام یسین شاہ صاحب[76] نے چندہ جمع کر کے جامعہ نعمانیہ کو دیا اور اس اجلاس میں مولانا عبد الستار خاں نیازی صاحب[77] نے بھی بیان کیا۔[78]☆رجب 1393ھ مطابق ۲۶ اگست ۱۹۷۳ء میں مفتی صاحب نے بطور شیخ الحدیث یہاں خدمات سرانجام دے رہے تھے۔[79] ☆17 رمضان 1393ھ مطابق 14 اکتوبر 1973ء کو انجمن نعمانیہ کی مجلس شوریٰ کا مشورہ ہوا، اس میں مفتی اعجاز ولی صاحب کی جمعیت علمائے پاکستان کی مصروفیت کا ذکر آیا جس کی وجہ سے آپ کی دارالعلوم کی جانب توجہ کم ہوگئی تھی چنانچہ فیصلہ ہوا کہ مفتی صاحب کو تدریسی فرائض سے سبکدوش کردیا جائے، مفتی صاحب اس اجلاس میں موجود تھے چنانچہ آپ نے شوریٰ کے اس فیصلے کو تسلیم کرلیا اور 19 شوال 1393ھ مطابق 15 نومبر 1973ء کو مستعفی ہوگئے۔[80]

☆اس کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ[81] کے شیخ الحدیث بنائے گئے، صرف دو دن تشریف لائے اور مرض الموت میں مبتلا ہوگئے اور یہاں کے طلبہ آپ سے مستفیض نہ ہوسکے۔[82]

پاکستان میں مختلف تحاریک میں حصہ

مفتی اعجاز ولی خان بہترین عالم دین، جید مدرس درس نظامی، صوفی باصفا اور پرجوش مجاہد تھے ☆آپ نے 1953ء میں ہونے والی تحریکِ ختمِ نبوت میں بھرپور حصہ لیا، جس کی وجہ سے (غالباجمادی الاخریٰ 1372ھ مطابق مارچ 1953ء سے) تقریباساڑھے تین ماہ سیفٹی ایکٹ کے تحت نظر بند رہے ☆پاکستان میں آل انڈیا سنی کانفرنس کو جمعیت علمائے پاکستان کا نام دیا گیا، شروع سے آپ اس کے معاون رہے، علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صاحب کے دورِ صدارت

www.dawateislami.net

میں مجلس عاملہ کے رکن، دورِ صدارتِ علامہ عبد الحامد بدیونی میں مغربی پاکستان کے صدر، دورِ صدارتِ خواجہ قمر الدین سیالوی میں خازن بنائے گئے، ربیع الاول 1391ھ مطابق مئی 1971ء میں صوبہ پنجاب کے صدر منتخب کئے گئے۔[83] پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صاحب[84] تحریر فرماتے ہیں: مفتی اعجاز ولی خاں مرحوم اپنی تدریسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ جمیعت علماء پاکستان کے ساتھ سیاسی وابستگی رکھتے تھے۔ آپ جمیعت کے مختلف عہدوں پر منتخب ہوئے اور زندگی بھر اس دینی وسیاسی جمیعت میں کام کرتے رہے۔ انہیں اس سیاسی وابستگی کی وجہ سے کئی بار اپنی ملازمت، امامت اور تدریسی فرائض سے محروم ہونا پڑا مگر وہ مستقل مزاجی سے اپنی راہ پر گامزن رہے۔[85]

سیرت کے چند پہلو

مفتی اعجاز ولی صاحب علم و عمل کے جامع اور حسن اخلاق کے پیکر تھے، عوام وعلماسب سے تعلقات رکھتے، ان کی دینی ودنیاوی رہنمائی فرماتے، نیک اعمال پر ابھارتے اور ان کی دنیاوآخرت بہتر بنانے کی کوشش کرتے، آپ کے حسن اخلاق کے بارے میں پیر زادہ اقبال احمد فاروقی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

مفتی اعجاز ولی خاں مرحوم ایک مقتدر عالم دین ہونے کے باوجود بڑے ملنسار، غمگسار اور دوست نواز بزرگ تھے۔ وہ نہ کسی پر تنقید فرماتے اور نہ کسی کی حرف گیری کرتے۔ عقیدہ کے پکے، دل کے سچے اور لوگوں سے پیار ومحبت کے خوگر تھے۔ مزید تحریر فرماتے ہیں: مفتی اعجاز ولی خاں مرحوم بڑے خلیق انسان تھے۔ میں ان کی انکساری اور حسن اخلاق سے اتنا متاثر تھا کہ ایک دن میں نے ازراہِ تفنن کہہ دیا، مفتی صاحب! مجھے ڈر ہے کہ آپ کو راستہ میں ابلیس کھڑا کر کے سلام کرے تو آپ اسے بھی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہہ دیں گے۔ فرمانے لگے، "نہیں! اتنا بھی خلیق نہیں ہوں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا کوڑا مار کر اسے بھگادوں گا۔" مفتی صاحب مرحوم علماء اہل سنت کی محبوب ومرغوب شخصیت تھے۔ تمام علماء کرام ان سے محبت کرتے تھے۔ ان علماء کرام کی علمی مجالس کے علاوہ انہیں حضرت علامہ سید ابو البرکات[86] صدر نشین انجمن حزب الاحناف لاہور سے بڑی عقیدت تھی، وہ اپنا زیادہ وقت حضرت کی خدمت گزراتے۔[87] علامہ عبد الحکیم شرف قادری صاحب[88] تحریر فرماتے ہیں: مفتی اعجاز ولی خان رحمہ اللہ تعالیٰ حسنِ اخلاق، ایثار وقربانی، حق گوئی، صاف دلی، بے نفسی، حلم وبردباری، قوتِ حافظہ، مسائل فقہیہ کے استحضار، صلابتِ رائے اور تاریخ گوئی میں اپنی مثال آپ تھے۔[89]

www.dawateislami.net

حضرت مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی صاحب[90] تحریر فرماتے ہیں: مفتی صاحب سلف کی زندگی کا بہترین نمونہ تھے۔ جو وہ کہتے تھے وہ کرتے بھی تھے۔ وہ منفی طرزِ عمل سے ہمیشہ کنارہ کش رہے اور حکمت و تدبر و مثبت طریق کار کی تلقین کرتے تھے۔ وہ ایک معتبر عالم دین، ماہر فقیہی اور مبلغ ہونے کے ساتھ ساتھ حُسن اخلاق، ایثار و قربانی، حق گوئی، بے باکی، صاف دلی، سادگی، بے نفسی، علم و بردباری اور قوی الحافظہ جیسی علی صفات سے متصف تھے جو کہ ایک عالم کی عظمت کو چار چاند لگا دیتی ہیں۔ فتویٰ نویسی میں فیاض ازل نے اس قدر حصہ وافر عطا فرمایا تھا کہ مشکل سے مشکل جزئیات آپ کے نوک زباں رہتے اور قلم برداشتہ صفحۂ قرطاس پر منتقل فرما دیتے۔ فقہ میں آپ کو وہ بلند مقام حاصل تھا کہ علمائے وقت آپ کو فقیہ العصر کے نام سے یاد کرتے۔ آپ فتویٰ نویسی میں سند کا درجہ رکھتے تھے۔ قوی الحافظہ اس قدر کہ قرآن و احادیث اور فقہا کی عبارات گویا آپ کے صفحات پر لکھی ہوئی تھیں۔ فی البدیہہ تاریخ گوئی میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ تالیف و تصنیف میں بھی آپ مہارت نامہ رکھتے تھے۔[91]

بزرگانِ دین سے عقیدت

مفتی اعجاز ولی خان صاحب کی تربیت جس خاندان اور ماحول میں ہوئی، وہ خوفِ خدا، عشقِ مصطفی، محبتِ صحابہ واہل بیت اور عقیدتِ بزرگانِ دین سے مملو تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ ان خصوصیت سے مالا مال تھے چنانچہ اکابر تحریک پاکستان میں ہے: بزرگانِ دین سے بہت عقیدت تھی، یہی وجہ تھی کہ صوفیائے کرام کے حالات بیان کرنے میں انہیں خاصہ عبور حاصل تھا۔ آپ کا دل عشق رسول سے سرشار تھا۔ بے حد ذہین، محنتی، صالح، خوش اخلاق، ملنسار، غیّور خود دار اور جسمانی طور پر تندرست و توانا تھے۔ اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کے کمالات کے معترف تھے: جُدا جُدا جو اوصاف دیگر علماء میں تھے، وہ سب کے سب اس عاشقِ خدا میں تھے۔[92]

تصنیف و تالیف

آپ میدانِ تدریس کے شاہسوار تھے، لیکن اس کے ساتھ آپ نے میدانِ تحریر میں بھی قدم رکھا، آپ نے کثیر فتاویٰ اور کئی کتب پر مقدمے لکھے،[93] آپ کی تصانیف یہ ہیں:

(1) تنویر القرآن علی کنزالایمان: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنزالایمان پر

حاشیہ ہے، جس کا سن تصنیف 1368ھ مطابق 1949ء ہے، تیرہ پارے مکمل ہیں جن میں سے کئی طبع شدہ ہیں۔[94]

(2) تکمیل الحسنات: یہ پندرہ صفحات پر مشتمل رسالہ ہے جو علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی رسالے تحصیل البرکات بیان معنیٰ التحیات کا اردو ترجمہ ہے، اس کا موضوع فقہ ہے، اسے نوری کتب خانہ لاہور نے شائع کیا ہے، سن اشاعت معلوم نہ ہو سکا۔[95]

(3) سلوک المختار ترجمہ کشف الاسرار: حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی رسالہ کشف الاسرار کا اردو ترجمہ ہے جو چالیس صفحات پر مشتمل ہے اسے لاہور استقلال پریس نے 1388ھ مطابق 1969ء میں شائع کیا ہے، اس کا موضوع بھی تصوف ہے۔[96]

(4) ترجمہ مکتوبات شیخ عبدالحق محدث دہلوی: یہ مکتوبات فارسی میں ہیں، انہیں اردو کے قالب میں ڈھالا گیا ہے، ان کا موضوع تصوف ہے۔[97]

(5) قانونِ میراث (6) تسہیل الواضح خلاصہ النحو اضح۔[98]

کتب کی ترویج واشاعت کی کوشش

مفتی اعجاز ولی خان صاحب صاحبِ مطالعہ اور صاحبِ تصنیف و تالیف تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ مصنفین وناشرین کی اہمیت سے واقف اور ان کی حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے چنانچہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب تحریر فرماتے ہیں: مَیں نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی[99] کی کتاب ”تکمیل الایمان“ کا اردو ترجمہ کیا تو کتاب چھپتے ہی سب سے پہلے (مفتی اعجاز ولی صاحب) آگے بڑھے اور بیس کتابیں خرید کر لوگوں میں تقسیم کرتے گئے۔ جب مجھے ”مرج البحرین“ کے ترجمہ کی سعادت حاصل ہوئی تو ابھی کتاب کی جِلد کی تزئین نہیں ہوئی تھی کہ بیس نسخے خرید کر لے گئے اور اسی رات ماڈل ٹاؤن میں حضرت محدث دہلوی کے سالانہ عرس کی تقریب میں لے جا کر علماء میں تقسیم کرنے لگے۔ یہ بات ان کی علم دوستی اور حضرت شیخ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے علمی کمالات کا اعتراف تھا۔[100] مفتی اعجاز ولی صاحب کے مشورے سے ہی مولانا انوار الاسلام رضوی صاحب[101] نے 1387ھ مطابق 1967ء میں گنج بخش روڈ پر مکتبہ حامدیہ بنایا، اس مکتبہ حامدیہ نے علمائے اہل سنت کی کثیر کتب شائع کیں۔[102]

تلامذہ(شاگرد)

ہند میں آپ کا زمانۂ تدریس 7 سال اور پاکستان میں تقریباً26 سال پر محیط ہے،ان 33 سالوں میں بلاشبہ کثیر علمانے آپ سے استفادہ کیا چنانچہ اکابر تحریک پاکستان میں ہے: آپ کے شاگردوں کی تعداد تقریباً 5 ہزار ہے جو اس وقت آزاد کشمیر، مشرقی پنجاب، بھارت، انڈونیشیا، افریقہ، ماریشش، ایران، افغانستان، امریکہ، کویت، دبئی، اور انگلینڈ میں دین اسلام کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ ان میں سے حضرت مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری[103] مفتی زمن حضرت مفتی سید محمد ریاض الحسن جیلانی رضوی حامدی[104] مولانا حکیم محمد مطیع الرضا قادری[105]، مولانا شاہ محمد نشتر[106] وغیرہ شامل ہیں۔

شادی واولاد

آپ کی شادی اندازاً ربیع الاول 1357ھ مطابق اپریل 1938ء کو اپنی چچازاد بہن زہرہ بیگم بنت ابوالحسن خان بن احمد حسن خان بن مہدی علی خان سے ہوئی، آپ کی زوجہ کے پڑداد مہدی علی خان، مفتی اعجاز ولی خان صاحب کے دادا حکیم ہادی علی خان کے بھائی تھے، مہدی علی خان صاحب کی شادی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب کی سگی پھوپھی (یعنی امام العلماء مولانا رضا علی خان صاحب[107] کی بیٹی اور رئیس الاتقیاء مولانا نقی علی خان صاحب[108] کی سگی بہن) سے ہوئی، ان کے ایک بیٹے احمد حسن خان تھے ان کے دو بیٹے نورالحسن خان اور ابوالحسن خان ہوئے، یہ ابوالحسن خان صاحب مفتی اعجاز ولی خان صاحب کے سسر اور رشتے میں آپ کے چچا لگتے ہیں۔[109] مفتی صاحب کو اللہ پاک نے ایک بیٹے محمد یوسف ظفر پاشا رضوی اور ایک بیٹی تحسین فاطمہ سے نوازا، جو کراچی میں رہائش پذیر ہیں۔ محمد یوسف ظفر پاشا رضوی صاحب کی ولادت 17 رمضان 1365ھ مطابق 15 اگست 1946ء کو بریلی میں ہوئی، آپ بی ایس سی انجینئر لاہور، ماسٹر آف سائنس انجینئرنگ، یونیورسٹی پیٹرولیم، رومانیہ اور ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن، امریکن یونیورسٹی اینڈ لندن ہیں۔ کراچی میں آئل انڈسٹری کے اگزیکٹو کے عہدے پر ملازمت کرتے ہیں، آپ کی شادی فوزیہ خاتون سے 2 جون 1988ء کو ہوئی۔ مفتی صاحب کی بیٹی تحسین فاطمہ کی ولادت جمادی الاخریٰ 1372ھ مطابق مارچ 1953ء میں ہوئی، آپ ایم ایس سی فزکس گولڈ میڈلیسٹ ہیں۔[110]

وفات ومدفن

شوال المکرم 1393ھ مطابق نومبر 1973ء کو آپ بیمار ہوگئے، آپ کو لاہور کے میو ہسپتال میں داخل کروادیا گیا، علاج شروع ہوا مگر مرض بڑھتا گیا، دوا کی مگر افاقہ نہ ہوا اور مفتی صاحب اسی بیماری میں 24 شوال 1393ھ / 20 نومبر 1973ء کو میو ہسپتال لاہور میں رات اڑھائی بجے وِصال فرماگئے، نمازِ جنازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ سید ابوالبرکات احمد قادری صاحب نے پڑھائی۔[111] تقریباً پچاس ہزار افراد نے آپ کے جنازے میں شرکت کی۔[112] آپ کی خواہش کے مطابق میانی قبرستان لاہور میں دفن کیا گیا۔[113]

مفتی اعجاز ولی صاحب کا مزار

راقم الحروف برادرِ اسلامی حاجی محمد ارشد عطاری صاحب[114] کے ہمراہ مفتی صاحب کے مزار پر حاضری کا شرف حاصل کرچکا ہے۔لاہور میں ملتان روڈ اور فیروز پور روڈ کے درمیان **بہاولپور روڈ** ہے جو چوبرجی سے مزنگ جاتے ہوئے میانی قبرستان کے اندر سے گزرتی ہے، اگر ہم چوبرجی ملتان روڈ کی جانب سے آئیں تو بائیں طرف غازی علم الدین شہید[115] کے مزار کا بورڈ نظر آتا ہے اس سے آگے بہاولپور روڈ پر ہی آئیں تو واصف علی واصف کے مزار سے پہلے بائیں جانب برلب روڈ بالمقابل مزار مہر محمد صوبہ[116] مولانا غلام محمد ترنم[117] اور مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی[118] کے مزارات ہیں ان دونوں کے سرہانے یعنی جانبِ شمال چند قدم چلنے کے بعد مفتی اعجاز ولی خان صاحب کا مزار ہے۔[119] مزار کے کتبے پر آپ کا نام ان الفاظ کے ساتھ ہے: استاذ العلما فقیہ العصر حضرت مفتی محمد اعجاز ولی خان رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الحدیث دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور و جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور و مہتمم مدرسہ حامدیہ رضویہ وخطیب جامعہ حامدیہ رضویہ عمر روڈ اسلام پورہ۔ اس کے بعد مفتی محمد ابراہیم خوشتر قادری صاحب کے لکھے ہوئے شعر کندا ہیں:

رخصت ہوا جہان سے یہ کوئی باکمال
بوجھل ہوئی زمین تو فلک غم سے ہے نڈھال

عقبیٰ کی فکر دین کا جس کو رہا ملال
"بادا بخیر عاقبت" اس کا سنِ وصال[120]

سب سے نیچے لکھا ہے منجانب بیٹا: ظفر پاشا رضوی

حواشی ومراجع

(1) اعلیٰ حضرت، مجدددین وملت، امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 شوال 1272ھ مطابق 6 جون 1856ء کو بریلی شریف(یو۔پی) ہند میں ہوئی، یہیں 25 صفر 1340ھ مطابق 28، اکتوبر 1921ء کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں مرجع خاص وعام ہے۔ آپ حافظ قرآن، پچاس سے زیادہ جدید وقدیم علوم کے ماہر، فقیہ اسلام، محدث وقت، مصلح امت، نعت گوشاعر، سلسلہ قادریہ کے عظیم شیخ طریقت، تقریباایک ہزار کتب کے مصنف، مرجع علمائے عرب وعجم، استاذالفقہاو محدثین، شیخ الاسلام والمسلمین، مجتہد فی المسائل اور چودھویں صدی کی مؤثر ترین شخصیت کے مالک تھے۔ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، فتاویٰ رضویہ (33جلدیں)، جد الممتار علی ردالمحتار(7 جلدیں، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور حدائق بخشش آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/58، 3/295، مکتبۃ المدینہ، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، 282، 301)

(2) حافظ کاظم علی خان، دربار اودھ کی طرف سے بدایون کے تحصیل دار(سٹی مجسٹریٹ) تھے، دوسو فوجیوں کی بٹالین آپ کی خدمت میں رہتی تھی، آپ کو آٹھ گاؤں معافی جاگیر میں ملے تھے، مال ومنصب کے باوجود آپ کا میلان دین کی جانب تھا، آپ حافظ قرآن اور حضرت علامہ شاہ نورالحق قادری رازقی فرنگی محلی (متوفی 1237ھ مطابق 1882ء) کے مرید وخلیفہ تھے، ہر سال بارہ ربیع الاول کو محفل میلاد کیا کرتے تھے جو خانوادہ رضویہ میں اب بھی ہوتی ہے۔(تجلیات تاج الشریعہ، 83، 84)

(3) مفتی اعجازولی خان کا تذکرہ جن کتابوں میں ہے ان میں سے بعض میں اعلیٰ حضرت کے دادا مولانا رضا علی خان کو حکیم ہادی علی خان کا والد لکھا گیا ہے جو کہ درست نہیں، مفتی اعجازولی خان صاحب کے دادا حکیم ہادی علی خان، امام العلما مولانا رضا علی خان صاحب کے بھائی رائیس الحکماء حکیم تقی علی خان کے بیٹے ہیں۔

(4) حیات اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ کراچی، 16۔ مزید معلومات کے لیے راقم کا مقالہ تلمیذ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت کا مطالعہ فرمائیں۔

(5) سِراجُ العارِفین حضرت مولانا سیّد ابوالحُسَین احمد نُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالِم دین، شیخِ طریقت اورصاحِبِ تصانیف ہیں۔ 1255ھ مطابق 1840ء میں پیدا ہوئے اور 11 رجب 1324ھ مطابق 31 اگست 1906ء میں وصال فرمایا۔ مزارِ پُرانوار مارہرہ شریف(ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں ہے۔ "سِراجُ الْعَوارِف فِی الْوَصَایَا وَالْمَعَارِف" آپ کی اہم کتاب ہے۔(تذکرۂ نوری، ص146، 275، 218)

www.dawateislami.net

(6)حیات مفتی تقدس علی خان، تحریک اہل سنت کراچی،5۔

(7)حیات مفتی تقدس علی خان، تحریک اہل سنت کراچی،5 ، ماہنامہ معارف رضا کراچی،جولائی 2013ء،ص57،حیات اعلیٰ حضرت، مکتبہ رضویہ کراچی،16۔

(8)اعلیٰ حضرت آپ کے سگے ماموں یعنی محرم تھے کیونکہ آپ اعلیٰ حضرت کی ہمشیرہ حجاب بیگم کی بیٹی تھیں۔حیات اعلیٰ حضرت ،مکتبہ رضویہ کراچی،16۔

(9)حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفر الدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص885۔

(10)تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص63-65

(11)تذکرہ جمیل، 240

(12)مقالات رضا،1/ 72

(13)یہ بریلی شریف کے رہنے والے اور اعلیٰ حضرت کے مرید تھے، مزید حالات نہ مل سکے۔

(14)ان کے حالات سے بھی آگاہی نہ ہو سکی۔

(15)تجلیات تاج الشریعہ،96

(16)صاحبِ بہارِ شریعت صدرُ الشّریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1300ھ مطابق 1883ء کو مدینۃ العُلَماء گھوسی (ضلع مؤ، یوپی) ہند میں ہوئی اور 2 ذیقعدہ1376ھ مطابق 31 مئی 1957ء کو وصال فرمایا، مزار مبارک گھوسی میں ہے۔ آپ جیّدعالم ،بہترین مفتی ،مثالی مدرّس، متقی وپرہیزگار ،استاذالعُلَماء، مصنفِ کتب وفتاویٰ ، مؤثر شخصیت کے مالک اوراکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔اسلامی معلومات کاانسائیکلوپیڈیا بہارِ شریعت آپ کی ہی تصنیف ہے۔(تذکرہ صدرالشریعہ،5،41وغیرہ)

(17)شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفی الازہری بن مفتی امجد علی اعظمی کی ولادت محرم1334ھ مطابق1918ء کو بریلی شریف میں ہوئی اور کراچی میں 16ربیع الاول1410ھ مطابق 18،اکتوبر1989ء کو وصال فرمایا،دارالعلوم امجدیہ کے مشرقی جانب مزار ہے۔آپ جیدعالم دین،فاضل جامعۃ الازہر مصر،نائب شیخ الحدیث جامعۃ الاشرفیہ مبارکپور، شیخ الحدیث دارارالعلوم کراچی اور سابقہ ممبر قومی اسمبلی

پاکستان تھے۔(سیرت صدرالشریعہ،224تا226)

(18)حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفرالدین بہاری مکتبہ نبویہ مطبوعہ لاہور ص883۔

(19)حیاتِ اعلیٰ حضرت از مولانا ظفرالدین بہاری مکتبہ نبویہ لاہور ص884۔

(20)دارالعلوم (مدرسہ اہل سنت وجماعت) منظر اسلام بریلی شریف عالمی شہرت یافتہ اسلامی درس گاہ ہے جسے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے شہر بریلی (یوپی ہند) میں (غالباماہ شعبان المعظم) 1322ھ مطابق اکتوبر1904ء میں اسے قائم فرمایا، اس مدرسے کے بانی اعلیٰ حضرت ، سربراہ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری اور پہلے مہتمم برادراعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان مقرر ہوئے، ہر سال اس ادارے سے فارغ التحصیل ہونے والے حفاظ قرآن، قراء، عالم اور فاضل گریجویٹ طالب علموں کی ایک بڑی تعداد ہے۔(صد سالہ منظر اسلام نمبر ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، ماہ مئی 2001ء، قسط1 ص28،132)

(21)تِلْمیذِ اعلیٰ حضرت، مفتی تَقَدُّس علی خان رَضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی، عالِم باعمل، شیخ الحدیث اور اُستاذُ العُلَما ہیں۔رجب المرجب1325ھ مطابق اگست1907ء میں بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور 3رجب1408ھ مطابق22فروری1988ء میں پیرجو گوٹھ ضلع خیرپور میرس سندھ میں وِصال فرمایا، مزار یہاں کے قبرستان میں ہے۔(مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص682،273)

(22)ان کے حالات سے آگاہی نہ ہو سکی۔

(23)شہزادۂ استاذِ زمن، استاذُ العلما حضرتِ مولانا محمد حسنین رضاخان رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1310ھ مطابق1893ء کو بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان صاحب کے بھتیجے، داماد، شاگرد و خلیفہ، جامع معقول ومنقول، ذہین وفطین و محنتی، کئی کُتُب کے مصنف، مدرسِ دار العلوم منظرِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر، بانیِ حسنی پریس و ماہنامہ الرضا و جماعت انصار الاسلام تھے۔ وصال5صَفَر1401ھ مطابق14ستمبر1980ء میں فرمایا اور مزار بریلی شریف میں ہے۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص95، صدر العلما محدث بریلوی نمبر، ص77تا81)

(24)شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضاخان نوری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 22ذوالحجہ 1310ھ مطابق7جولائی1893ء کو رضانگر محلّہ سوداگران بریلی (یوپی،ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جملہ علوم و فنون کے ماہر، جید عالِم، مصنفِ کتب، مفتی وشاعرِ اسلام، شہرۂ آفاق شیخِ طریقت، مرجعِ علماومشائخ وعوامِ اہلِ سنّت تھے۔ 35سے زائد تصانیف و

تالیفات میں سامانِ بخشش اور المکرمۃ النبویۃ فی الفتاوی المصطفویۃ المعروف فتاویٰ مفتی اعظم (یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں پانچ سو فتاویٰ اور22رسائل ہیں) مشہور ہیں۔14 محرّمُ الحرام1402 ھ /13نومبر1981ء میں وصال فرمایااور بریلی شریف میں والدِ گرامی امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔(جہانِ مفتی اعظم، ص64تا130)

(25)مولاناالحاج سردار علی خان عزو میاں کی ولادت بریلی میں تخمیناً1320ھ مطابق1902ء کو ہوئی اور صفر المظفر1374ھ مطابق اکتوبر1954ء کو مدینۃ الاولیاملتان میں وصال فرمایا،شاہ شمس قبرستان(قدیم خانیوال روڈ،ملتان) میں برلب سڑک دفن کیا گیا۔آپ تلمیذ ومرید اعلیٰ حضرت،عالم دین،فاضل و مدرس دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف،خلیفہ حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا،استاذالعلما اور عبادت گزار تھے۔

(26)الیواقیت المہریہ فی شرح الثورۃ الہندیہ،115۔اکابر تحریک پاکستان صفحہ340میں لکھاہے:"مفتی اعجاز ولی خان صاحب نے تفسیر جلالین حضرت محدثِ پاکستان مولانا سردار احمد لائل پوری رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں۔" یہ بات درست نہیں۔

(27)صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی کے مختصر حالات حاشیہ16 میں دیکھئے۔

(28)مدرسہ عربیہ حافظیہ سعیدیہ دادوں ضلع علی گڑھ کے بانی نواب ابو بکر خان شیر وانی ہیں،جو رئیس،دین دار،حافظ محمد علی خیر آبادی کے مرید تھے،ان کے انتقال کے بعد بانی مدرسہ کے حقیقی بھائی حاجی محمد خان شیروانی (جو کہ حافظ خیر آبادی کے مرید، پابند صوم وصلوۃ اور اسلامی شاعر تھے،ان کا مجموعہ کلام دیوانِ حافظی ہے۔)متولی ہوئے۔اس مدرسے کی اہم خصوصیت یہ تھی کہ اساتذہ طلبہ کی تمام ضروریات احسن انداز سے پوری کی جاتی تھی۔مفتی امجد علی اعظمی ثانی الذکر کے اصرار پر یہاں بطور صدرالمدرسین و شیخ الحدیث 1355ھ مطابق 1936ء کو تشریف لائے اور1362ھ مطابق 1943ء تک یہاں سات سال رہے۔(ماہنامہ اشرفیہ، صدرالشریعہ نمبر،اکتوبر،نومبر1995ء،80۔سیرت صدرالشریعہ،50تا53)

(29)تذکرہ جمیل،240۔استاذالعلما،زینت القراء حضرت مولاناغلام محی الدین رضوی شیری صاحب حضرت شاہ جی محمد شیر میاں رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور نواسے تھے،آپ کی پیدائش پیلی بھیت میں ہوئی اور7رجب 1405ھ مطابق 28فروری 1985ء کو ہوا، مزارہلدوانی نینی تال ہند میں ہے،آپ حافظ قرآن،بہترین قاری،علامہ وصی احمد محدث سورتی،حجۃ الاسلام مفتی حامدرضا خان اور صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی کے شاگرد،حضرت شاہ جی کے مرید اور مفتی اعظم ہند مفتی مصطفی رضا خان کے خلیفہ ہیں،کئی مدارس میں تدریس بعد ہلدوانی (ضلع نینی تال،یوپی ہند)میں مدرسہ اشاعت الحق بنایا،آستانہ شیریہ کے نظام کو بھی دیکھا۔آپ استاذالعلما، شیخ

الحدیث، صاحب دیوان شاعر اور صاحب تصنیف ہیں۔(مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفا،530تا535)

(30)شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجّۃ الاسلام مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ علامۂ دہر، مفتی اسلام، نعت گو شاعر، اردو، ہندی، فارسی اور عربی زبانوں میں عبور رکھنے والے عالم دین، ظاہری و باطنی حسن سے مالامال، شیخ طریقت، جانشینِ اعلیٰ حضرت اور اکابرین اہل سنت سے تھے۔ بریلی شریف میں ربیع الاول1292ھ مطابق اپریل1875ء میں پیدا ہوئے اور 17 جمادی الاولیٰ1362ھ مطابق22 مئی1943ء میں وصال فرمایا، مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے، تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔(فتاویٰ حامدیہ، ص48، 79)

(31)تذکرہ جمیل،240، تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص63،الیواقیت المہریہ فی شرح الثورۃ الہندیہ،115، 116،اکابر تحریک پاکستان،340۔ آپ کا تذکرہ جب کتابوں میں ہے، ان میں آپ کے تعلیمی ایام کے بارے میں مختلف سنین درج ہیں، راقم نے دیگر کتب سے استفادہ کرتے ہوئے اس مضمون میں تواریخ درج کیں ہیں۔

(32)عِلمِ جَفَر[عِل + مے + جَفَر]وہ علم جس میں حروف و اعداد کے ذریعے سے مختلف احوال کرتے ہیں۔

(33)وہ علم جس میں تاریخ گوئی کے اصول و قواعد اور استخراج کے طریقے سیکھائے جاتے ہیں۔ اعداد شمس اور اعداد قمری کی مدد سے تاریخ بیان کی جاتی ہے۔

(34)عالمی مبلغِ اسلام علّامہ محمد ابراہیم خوشتر صِدّیقی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت1348ھ /1930ء کو بنڈیل (ضلع چوبیس پرگنہ، مغربی بنگال) ہند میں ہوئی۔ آپ حافظ قرآن، تلمیذ محدّثِ اعظم پاکستان، خلیفہ حجۃ الاسلام و قُطبِ مدینہ، مُصنّف و شاعر، بہترین مدرّس، باعمل مبلغ، بانی سنّی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل اور امام وخطیب جامع مسجد پورٹ لوئس ماریشس تھے۔ تصانیف میں "تذکرۂ جمیل" اہم ہے۔ 5جُمادَی الاُخریٰ1423ھ /24، اگست2002ء کو ماریشس میں وِصال فرمایا مزار مُبارک سنّی رضوی جامع مسجد عید گاہ پورٹ لوئس ماریشس میں ہے۔(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، رجب1435ہجری، ص57،56، مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص125تا129)

(35)تذکرہ جمیل،240، 241۔

(36)تذکرہ جمیل،183۔

(37)سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین سیّد حسن سَنجَری رحمۃ اللہ علیہکی ولادت537ھ میں سجستان (موضع سنجر) ایران میں ہوئی۔ سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے عظیم المرتبت شیخ، نجیبُ الطرفین سیّد، صاحبِ دیوان شاعر اور مشہور ترین ولی اللہ ہیں۔ لاکھوں کفّار

www.dawateislami.net

آپ کے دستِ اقدس پر اسلام لائے۔ 6رجب 627ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اجمیر شریف(راجستھان)ہند میں دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔(اخبار الاخیار،ص23،اقتباس الانوار،ص344،385)

(38)دار العلوم نعمانیہ لاہور کی ایک قدیم اور دینی تعلیم کی معیاری درسگاہ ہے۔یہ امام ابو حنیفہ کی نسبت نعمانیہ کہلاتا ہے، موجودہ عمارت بالمقابل ٹبی تھانہ اندرون ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ہے،اس کا آغاز1306ھ مطابق1888ء کو مسجد بوکن خان موچی گیٹ میں ہوا،اس کا عربی حصہ13شوال 1314ھ مطابق 17مارچ 1897ء کو بادشاہی مسجد میں منتقل کیا گیا،جب اندرون ٹکسالی گیٹ میں دار العلوم نعمانیہ کا دار الاقامہ تعمیر ہوگیا تو اس کے پانچ سال بعد اس کا عربی حصہ بادشاہی مسجد سے یہاں منتقل ہوگیا،اس کے 43ویں جلسے کی روئیداد سے معلوم ہوتا ہے شعبان1349ھ / دسمبر1930ءتک اس سے چار ہزار دو سو تین(4203) علمافارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ (امام احمد رضا اور علمائے لاہور،26،صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور306،73)

(39)مجالس علما،118،119

(40)جامعہ محمدی شریف پنجاب کے شہر چنیوٹ کے ایک قصبے بھوانہ میں وسیع وعریض اراضی پر قائم ایک اسلامی درس گاہ ہے جس میں دینی ودنیاوی تعلیم دی جاتی ہے،اس دار العلوم کا تعلق ونسبت آستانہ عالیہ سیال شریف(ضلع سر گودھا)سے ہے۔

(41)شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی چشتی کی ولادت 1324ھ مطابق1906ء سیال شریف ضلع سرگودھا، پنجاب میں ہوئی آپ کا وصال 17رمضان 1401ھ مطابق 19جولائی 1981ء سیال کو ہوا، آپ کا مزار سیال شریف ضلع سرگودھا میں ہے۔آپ خانقاہ سیال شریف کے چشم وچراغ، جید عالم دین، مصنف کتب، مجاہد تحریک پاکستان، مرجع علما اور فعال شخصیت کے مالک تھے۔ (نور نور چہرے،333تا347)

(42)فوز المقال فی خلفاء پیر سیال،6/575۔

(43)دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف مرکزی جامع مسجد بی بی جی صاحبہ ،بریلی شریف کے محلہ بہاری پور کے بزریہ (یعنی چھوٹے بازار) میں واقع ایک اسلامی درس گاہ ہے ،یہ 1356ھ مطابق1937ء میں مفتی اعظم ہند مفتی محمد مصطفی رضا خان قادری کی سرپرستی میں قائم ہوئی، بدر الطریقہ حضرت مولانا عبد العزیز خان بجنوری اس کے پہلے صدر المدرسین اور محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد قادری چشتی صاحب اس کے منتظم اور شیخ الحدیث مقرر ہوئے،اس زمانے میں دار العلوم کی مستقل عمارت نہیں تھی، مسجد کے

www.dawateislami.net

حجروں اور صحن میں پڑھائی کا سلسلہ ہوتا تھا۔(حیات محدث اعظم،45)

(44)یہ مدرسہ حضرت مولانا سید غوث علی شاہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار(بمقام پانی پت،صوبہ ہریانہ،ہند)کے ساتھ قائم تھا۔

(45)تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور،367۔

(46)محدثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1323ھ مطابق 1905ء میں ضلع گورداسپور(موضع دیال گڑھ مشرقی پنجاب)ہند میں ہوئی اور یکم شعبان 1382ھ مطابق 28دسمبر1962ءکو وصال فرمایا،آپ کا مزار مبارک فیصل آباد(پنجاب)پاکستان میں ہے۔آپ استاذالعلماء،محدثِ جلیل،شیخِ طریقت،بانیِ سنّی رضوی جامع مسجد وجامعہ رضویہ مظہر اسلام سردارآباد اور اکابرینِ اہلِ سنّت میں سے تھے۔(حیاتِ محدثِ اعظم،ص27،334)

(47)تذکرہ محدث اعظم پاکستان،88تا90۔

(48)کل ہند جماعت رضائے مصطفٰی کے بانی وسرپرست اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان تھے،یہ 7ربیع الاخر1339ھ مطابق 17دسمبر1920ءکو بنائی گئی،اعلیٰ حضرت کے وصال کے بعد یکے بعد دیگرے آپ کے صاحبزادگان حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفٰی رضا خان سرپرستی وقیادت فرمائی،اس کا مقصد تقریر وتحریر کے ذریعے اسلام کی حفاظت کرنا،عوام اہل سنت کے دین وایمان کی حفاظت کے لیے جدوجہد کرنا تھا،اس کا اہم ترین کارنامہ مسلمانوں کو مرتد بنانے ولہ شدھی تحریک کے اثرات سے بچاکر باعمل وپابند صوم وصلوۃ بنانا تھا،اس کے کئی شعبے تھے مثلا شعبۂ اشاعت کتب،شعبۂ تبلیغ وارشاد،شعبۂ صحافت،شعبہ دارالافتاء وغیرہ۔(تاریخ جماعت رضائے مصطفٰی،7،42،48،49)

(49)مولانا شہاب الدین رضوی صاحب کی تاریخ ولادت 19ربیع الاول 1394ھ مطابق 12،اپریل 1974ء ہے،آپ عالم دین،فاضل دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف،مدیر ماہنامہ سنی دنیا،رکن رضا اکیڈمی بمبئی،بارہ کتب ورسائل کے مصنف اور محقق اسکالر ہیں،مشہور کتابوں میں مفتی اعظم اوران کے خلفاہے جو دو جلدوں پر محیط ہے۔(تاریخ جماعت رضائے مصطفٰی،12تا15)

(50)تاریخ جماعت رضائے مصطفٰی،48،49۔

(51)آل انڈیا سنی کانفرنس،قیام پاکستان سے پہلے اہل سنت وجماعت کی ایک سیاسی جماعت تھی جس کے بانی صدرالافاضل حضرت علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں 20تا23شعبان 1343ھ/ 16تا19مارچ 1925 کو مرادآباد میں پہلی آل

انڈیا سنی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا اور آل انڈیا مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان کی مکمل حمایت کی گئی۔ قیامِ پاکستان کے بعد اس پارٹی کا نام جمیعت علمائے پاکستان رکھ دیا گیا۔ (مزید دیکھئے علامہ جلال الدین قادری صاحب کی کتاب "تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس 1925ء تا 1947ء")

(52) تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس، 225، 282۔

(53) لاہور ایک قدیم و تاریخی شہر ہے مغلیہ عہد میں لاہور کے اردگرد فصیل اور تیرہ دروازے بنائے گئے، 372ھ کو یہ ملتان سلطنت کا حصہ تھا، اب یہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کا دار الحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ پاکستان کا ثقافتی، تعلیمی اور تاریخی مرکز ہے، اسے پاکستان کا دل اور باغوں کا شہر کہا جاتا ہے۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی تقریبا ایک کروڑ 11 لاکھ ہے۔

(54) 22 مارچ سے 24 مارچ، 1940ء کو لاہور کے منٹو (موجودہ اقبال باغ) پارک (جہاں آج مینارِ پاکستان ہے) میں آل انڈیا مسلم لیگ کے تین روزہ سالانہ اجلاس کے اختتام پر وہ تاریخی قرارداد منظور کی گئی تھی جس کی بنیاد پر مسلم لیگ نے برصغیر میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے حصول کے لیے تحریک شروع کی اور سات برس کے بعد اپنا مطالبہ منظور کرانے میں کامیاب رہی۔

(55) اکابر تحریک پاکستان 340، 341، تذکرہ اکابر اہل سنت، 64۔

(56) البریلویۃ کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ، 294۔

(57) جامعہ محمدی شریف کے بارے میں حاشیہ نمبر 40 دیکھئے۔

(58) اس زمانے میں یہاں کے شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفی الازہری رحمۃ اللہ علیہ تھے، چنانچہ سیرت صدر الشریعہ میں ہے: (علامہ عبد المصطفی الازہری) 1948ء میں جامعہ محمدی شریف ضلع جھنگ پنجاب میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے تشریف لائے۔ (سیرت صدر الشریعہ، 225)

(59) فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، 6/432۔

(60) دار العلوم اہل سنت و جماعت جہلم کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل نہ ہو سکیں۔

(61) حافظ محمد سعید کاشمیری صاحب میر پور کشمیر کے رہنے والے ہیں، قیام پاکستان کے بعد جہلم شہر میں تشریف لے آئے اور

www.dawateislami.net

دارالعلوم اہل سنت وجماعت کے شعبہ حفظ وقرأت سے منسلک ہوگئے،آپ کی تقریباتمام زندگی اشاعت تعلیم قرآن میں گزری،آپ کے کثیر شاگردوں میں آپ کے بیٹے مبلغ یورپ حضرت مولانا حافظ عبدالقیوم نقشبندی صاحب،ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی،صاحبزادۂ پیر اولیاباد شاہ مولانافاروق احمد وغیرہ شامل ہیں۔(برطانیہ کے علمااہل سنت ومشائخ،2/546)

(62)بابِ علوم،استاذالعلما مفتی غلام محمود ہزاروی صاحب کی ولادت سلطان المناظرین علامہ قاضی محمد عبدالسبحان قادری کے گھر تقریباً 1920ء میں بمقام کھلابٹ(ہزارہ) میں پیدا ہوئے اور16ربیع الاخر1412ھ مطابق 24،اکتوبر1991ء کووصال فرمایا،تدفین جامعہ صدیقہ فیض العلوم خانپورروڈبالمقابل ٹیلی کم سٹاف کالج ہری پورہزارہ کے ایک گوشے میں ہوئی۔آپ جیدعالم دین،جامع معقول ومنقول،فارضل مدرسہ خیر آبادیہ دہلی،مدرس درس نظامی،شیخ القرآن والتفسیر،تقریبا136کتب ورسائل کے مصنف،شیخ طریقت سلسلہ نقشبندیہ وقادریہ اور مناظر اہل سنت تھے،آپ نے10سال دارالعلوم اہل سنت وجماعت جہلم میں پڑھایاپھر جہلم میں ہی ایک ادارہ جامعہ اشاعت الاسلام عربیہ غوثیہ قائم فرمایا،اس میں 8سال مدرس وناظم رہے۔(تذکرہ بابِ علوم رئیس العلماغلام محمود ہزاروی،10تا30)

(63)برطانیہ کے علمااہل سنت ومشائخ،2/546۔

(64)دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور ایک عظیم وتاریخی دینی درسگاہ ہے جس کی بنیاد شیخ الحدیث مفتی محمد حسین نعیمی(ولادت: 1342ھ مطابق1923ء۔وفات:14ذیقعدہ1418ھ مطابق 13مارچ 1998ء)نے تقریبا1372ھ مطابق 1953ء کو مسجد چوک دالگراں میں رکھی تھی،1378ھ مطابق1959ء کو اسے عید گاہ گڑھی شاہو منتقل کردیا یہ علامہ اقبال روڈپرواقع ہے،اس نے دینی علوم کی ترویج میں اہم خدمات سر انجام دیں۔شعبان 1422ھ مطابق مارچ 2021ءمیں ہائیر ایجوکیشن کمیشن **پاکستان نے اسے** ڈگری ایوارڈنگ دینی انسٹیٹیوٹ **کادرجہ دے دیاگیاہے۔**

(65)مرکزی جامعہ گنج بخش داتادربارلاہورکے بارے میں مزید معلومات نہ مل سکیں۔

(66)عارف ربانی حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری قادری نوشاہی کی ولادت 1315ھ کو ایک صوفی گھرانے میں ہوئی اور29 شوال1388ھ مطابق19جنوری 1969ءکووصال فرمایا،مزارخانقاہ قادریہ چک سادہ(ضلع گجرات،پنجاب)میں دفن کئے گئے۔آپ عالم دین،مصنف کتب،شیخ طریقت،حضرت داتاگنج بخش کے عاشق صادق،بانی نوری کتب خانہ،مرجع علماومشائخ،نوری مسجد(ریلوے اسٹیشن لاہور)سمیت 20مساجد کے بانی اور کئی مدارس کے معاون تھے۔حکیم الامت مفتی احمدیارخان نے آپ کی ترغیب پرکئی کتب

تصنیف فرمائیں۔(تذکرہ علمائے اہل سنت، ص247) آپ نے 1945ء میں نوری کتب خانہ کا آغاز کیا،شاید داتادربارمارکیٹ میں یہ پہلا اشاعتی ادارہ تھا،راقم الحروف بچپن میں والدگرامی حاجی محمد صادق چشتی مرحوم کے ساتھ جمعرات کو داتادربار حاضری کے لیے جاتاتواس کتب خانہ کو دیکھا کرتا تھا،اس زمانے(1982ء) میں دربارشریف کے قریب جانب مشرق قائم مین گیٹ کے سامنے تھا،اب یہ حصہ مسجد داتادربار میں شامل ہوچکاہے۔

(67)تذکرہ علمائے اہل سنت وجماعت،367تا369۔

(68)مرکزی جامع مسجد محلہ اسلام پور عمرروڈلاہورواقع ایک مسجد ہے جس میں عرصہ درازتک مفتی اعجازولی صاحب امام وخطیب رہے۔

(69)مدرسہ حامدیہ رضویہ متصل مرکزی جامع مسجد اسلام پورہ لاہور کے بارے میں معلومات نہ مل سکیں۔

(70)جامعہ نعمانیہ لاہورکے بارے میں جاننے کے لیے حاشیہ نمبر38کامطالعہ کیجئے۔

(71)ان کے حالات نہ ملے سکے۔

(72)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،301۔

(73)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،284۔

(74)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،286۔

(75)صدسالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،286۔

(76)ان کے حالات نہ ملے سکے۔

(77)مجاہدملت حضرت مولانا محمد عبدالستارخان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 22ذیقعدہ1333ھ مطابق یکم اکتوبر1915ء کو موضع اٹک پنیالہ(تحصیل عیسیٰ خیل)ضلع میانوالی میں ہوئی،7صفر1422ھ مطابق یکم مئی2001ء کو میانوالی میں انتقال فرمایا، مزار"مجاہدملت کمپلیکس" روکھڑی موڑ میانوالی میں ہے۔آپ عالم دین،پرجوش مبلغ،باہمت رہبرورہنما،اخبارخلافت پاکستان کے مدیر، مجلس اصلاح قوم،دی پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن، آل پاکستان عوامی تحریک کے بانی، تحریک پاکستان کے متحرک کارکن، تحریک نفاذِ

شریعت، تحریک ختم نبوت، تحریک نفاذِ نظام مصطفیٰ میں بھرپور حصہ لیا، قومی اسمبلی اور سینٹ کے رکن بھی رہے۔ آپ کا شمار اکابرین اہل سنت میں ہوتا ہے۔ آپ آستانہ عالیہ میبل شریف ضلع بھکر میں مرید اور قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ آپ نے اٹھارہ سے زیادہ مقالات وکتب ورسائل تحریر فرمائے۔(تحریک پاکستان میں علماء ومشائخ کا کردار، 427)

(78)صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،288۔

(79)صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،289۔

(80)صد سالہ تاریخ انجمن نعمانیہ لاہور،290، 291۔

(81)جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور لوہاری گیٹ کے اندرونی حصے میں ایک دینی درس گاہ ہے۔ اس کا افتتاح شوال المکرم 1376ھ مطابق مئی 1956ء کو محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد چشتی قادری صاحب نے قدیم تاریخی مسجد خراسیاں اندرون لوہاری دروازہ میں فرمایا،ان کے شاگرد استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی نے 1381ھ مطابق 1962ء تک اس کی نگرانی اور آبیاری کی۔ اس کے بعد علامہ غلام رسول رضوی صاحب نے اسے اپنے ذہین اور محنتی تلمیذ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب کے سپرد کیا۔

(82)تذکرۂ اکابر اہل سنت،64۔

(83)تذکرۂ اکابر اہل سنت،64۔

(84) حضرت مولانا پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) کے ایک موضع شہاب دیوال کے ایک علمی فاروقی گھرانے میں 1346ھ مطابق 1928ء کو پیدا ہوئے اور تقریبا 89 سال کی عمر میں 16 / صفر المظفر 1435ھ مطابق 20 دسمبر 2013 کو لاہور میں وصال فرمایا،ان کی تدفین میانی صاحب قبرستان میں خواجہ محمد طاہر بندگی کے مزار اقدس کے متصل ہوئی۔ آپ ایک متحرک عالم دین، دینی ودنیاوی تعلیم سے مرصع، مکتبہ نبویہ کے بانی، ناشر رضویات، مدیر ماہنامہ جہان رضا لاہور اور روح رواں مجلس رضا اور اکابر علمائے اہل سنت لاہور سے تھے۔ آپ خوش اخلاق، مہمان نواز اور ہر دل عزیز شخصیت کے مالک تھے، چھوٹے بڑے سب کو اہمیت دیتے اور علمی کاموں پر حوصلہ افزائی فرمایا کرتے تھے، راقم کئی مرتبہ ان سے ملا، یہ مجھ پر خصوصی شفقت فرماتے اور مجھے اپنا کراچی والا دوست کہا کرتے تھے۔

(85)مجالس علما،118۔

(86)مفتی اعظم پاکستان، سیّدُالمحدّثین حضرت علامہ ابوالبرکات سیّد احمد قادری رضوی اشرفی استاذُالعُلَماء، شیخ الحدیث، مناظرِ اسلام، بانی و امیر مرکزی دارُالعلوم حزبُ الاحناف اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔1319ہجری مطابق 1901ء کو محلہ نواب پور اَلْوَر (راجستھان) ہند میں پیدا ہوئے اور مرکز الاولیالاہور میں 20شوّال 1398ھ مطابق ۲۳، ستمبر 1978ء میں وِصال فرمایا، مزار مبارک دارُالعلوم حزبُ الاحناف داتا دربار مارکیٹ مرکز الاولیاءلاہور میں ہے۔(تاریخِ مشائخِ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص314-318)

(87)مجالس علماء،117تا119۔

(88)شرفِ ملت حضرت علّامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 23شعبان 1363ھ مطابق 13 اگست 1944ء مزار پور (ضلع ہوشیار پور پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، مصنف و مترجم کتب، پیرِ طریقت اور اکابرینِ اہلِ سنّت سے تھے۔18شعبان 1428ھ مطابق یکم ستمبر 2007ء کو وصال فرمایا، مزار مبارک جوڈیشنل کالونی لالہ زار فیز-2 لاہور پاکستان میں ہے۔ آپ کا ترجمہ قرآن "انوار الفرقان فی ترجمۃ معانی القرآن" یادگار ہے۔راقم کو کئی مرتبہ آپ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔(شرفِ ملت نمبر لاہور، ص126)

(89)تذکرۂ اکابر اہل سنت،65۔

(90)حضرت مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی صاحب کی ولادت 9جمادی الاولیٰ 1354ھ مطابق 8، اگست 1936ء کو ہوئی اور 24ذوالحجہ 1440ھ مطابق 26، اگست 2019ء کو وصال فرمایا، میانی صاحب قبرستان میں والد گرامی خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی غلام جان ہزاروی کے قریب تدفین ہوئی۔ آپ عالم دین، فارغ التحصیل دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، مدرس درسِ نظامی، خطیب اونچی مسجد جامع شاہ عنایت قادری، مرید و خلیفہ مفتی اعظم ہند اور چیئرمین سنی ایکشن کمیٹی تھے۔(حیات فقیہ زماں، 138تا144)

(91)روزنامہ نوائے وقت لاہور 29، اگست، 2013ء۔

(92)اکابرِ تحریک پاکستان،342۔

(93)تذکرۂ اکابر اہل سنت،65۔

(94)مرآۃ التصانیف،21۔

(95)مرآۃ التصانیف،62۔

(96)مرآۃ التصانیف،117۔

(97)مرآۃ التصانیف،112۔

(98)تذکرۂ اکابر اہل سنت،65۔

(99) شیخ محقق حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّثِ دہلوی قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادِی کی ولادت 958ھ مطابق 1551ء کو دہلی (ہند) میں ہوئی اور یہیں 21ربیعُ الاوّل 1052ھ مطابق 19جون1642ء کو وِصال فرمایا، مَزارِ مُبارک خانقاہِ قادریہ (نزد باغ مہدیاں بالمقابل قلعہ کہنہ) دہلی ہند میں ہے۔ آپ حافظِ قرآن، امامُ الْمُحَدِّثِین فِی الْہِند، علامہ دَہر، قطبِ زماں، کئی کُتُب کے مُصَنّف اور شارِحِ اَحادیث ہیں۔ دَرجَن (12) سے زائد کُتُب میں مِشْکٰوۃ شریف کی دو شُرُوحات اَشِعَّۃُ اللَّمعَات (فارسی) اور لَمعَاتُ التَّنقِیح (عربی) بھی شامل ہیں۔(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مترجم،ص67،93،اخبار الاخیار مترجم،ص13،18، شیخ عبد الحق محدث دہلوی،ص90)

(100)مجالس علماء،117تا118۔

(101)مولانا انوارالاسلام رضوی1355ھ مطابق 1936ء کو شمس آباد ضلع اٹک میں پیدا ہوئے، شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی صاحب اور دیگر علما سے علم دین حاصل کیا، دارالعلوم منظر اسلام فیصل آباد سے فارغ التحصیل ہوئے، جامع مسجد محمد جان صدر لاہور کینٹ میں خطیب مقرر ہوئے، جامعہ نظامیہ رضویہ کے مدرس وناظم بنائے گئے۔ پھر مکتبہ حامدیہ میں مصروف ہوئے اور ساتھ ساتھ جامعہ شیر ازیہ میں اعزازی مدرس ہوئے۔(تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور،399)

(102)مجالس علما256۔

(103)مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم خوشتر رضوی صاحب کا مختصر تعارف حاشیہ نمبر34 میں دیکھئے۔

(104) مفتی زمن حضرت مفتی سید محمد ریاض الحسن جیلانی رضوی حامدی صاحب کی ولادت شوال1340ھ مطابق 1914ء کو جودھ پور (راجستھان،ہند) میں ہوئی اور28رمضان 1388ھ مطابق 19دسمبر 1968ء کو بحالت سجدہ حیدرآباد سندھ پاکستان میں ہوئی،

www.dawateislami.net

مزار مبارک ٹنڈو یوسف قبرستان میں ہے ، گنبد دور سے دکھائی دیتا ہے، آپ خاندان غوث الوریٰ کے چشم چراغ، آپ جامعہ منظر اسلام بریلی کے فاضل ، مرید و خلیفہ حجۃ اسلام، مفتی اسلام، صاحب دیوان شاعر، جامع مسجد اہل سنت وجماعت (امریکن کوارٹر حیدرآباد) سمیت کئی مساجد کے بانی اور فعال شخصیت کے مالک تھے ، آپ کی 29 تصانیف میں ریاض الفتاویٰ (3 جلدیں) یادگار ہے ۔(ریاض الفتاویٰ، 1/37تا62)

(105)حضرت مولانا حکیم مطیع الرضاخاں قادری صاحب کی ولادت موضع چندوس ضلع سنبھل (سابقہ ضلع مرادآباد) یوپی ہند میں 2ربیع الآخر1346ھ مطابق 29 ستمبر1927ء کو ہوئی اوروصال راولپنڈی پاکستان میں6جمادی الاولیٰ 1399ھ مطابق4،اپریل 1979ء کو فرمایا، مدرسہ رضویہ راولپنڈی سے متصل تدفین ہوئی۔ آپ فاضل بریلی شریف، شاگرد صدرالشریعہ و مفتی اعجازولی خان، مرید حجۃ اسلام علامہ حامد رضا ، خلیفہ مفتی اعظم ہند، سندیافتہ حازق طبیب ،بانی قادری دواخانہ راولپنڈی ،اسلامی شاعر، خطیب جامع مسجد لال کڑتی اوربانی مدرسہ رضویہ راولپنڈی ہیں۔(تحریک پاکستان میں علماءومشائخ کا کردار،368،369)

(106)خطیب اسلام حضرت مولاناشاہ محمد نشتر صاحب کی ولادت 4شعبان 1359ھ مطابق 7ستمبر1940ء کو موضع کلاں رقبہ چھاترہ(عباس پور، ضلع پونچھ کشمیر) میں ہوئی آپ عالم دین ،دینی ودنیاوی علوم کے جامع ،مرید بابوجی سرکار گولڑہ شریف، فاضل جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباداور مفکر اسلام ہیں، مفتی اعجازولی صاحب سے آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں شرف تلمذ پایا۔ آپ کافی عرصہ جامع مسجد تبلیغ اسلام بریڈفورڈ میں امام وخطیب رہے۔(برطانیہ میں علماءاہل سنت اور مشائخ 3/514تا517)

(107)جدِّ اعلیٰ حضرت، مفتی رضا علی خان نقشبندی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ عالم، شاعر، مفتی اور شیخ طریقت تھے۔1224ھ مطابق1880ء میں پیدا ہوئے اور 2جمادی الاولیٰ1286ھ مطابق 10،اگست 1869ء میں وصال فرمایا، مزار قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف(یوپی،ہند) میں ہے۔(معارف رئیس اتقیا،ص17، مطبوعہ دہلی)

(108)والدِ اعلیٰ حضرت، رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باعمل عالمِ دین، مفتیِ اسلام، پچیس سے زائد کتب کے مصنّف اور بہترین مدرّس تھے۔ 1246ھ مطابق 1831ھ میں بریلی شریف(ہند) میں پیدا ہوئے اور یہیں 30 ذیقعدہ 1297ھ مطابق 3نومبر1880ء میں وصال فرمایا، مزار مُبارک قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف(یوپی)ہند میں ہے۔(مولانا نقی علی خان حیات اور علمی و ادبی کارنامے، ص5تا6)

www.dawateislami.net

(109)حیات اعلیٰ حضرت مکتبہ رضویہ کراچی،15،16۔

(110)تذکرۂ جمیل،241۔

(111)تذکرۂ اکابر اہل سنت،65۔

(112)ماہنامہ عرفات،خاص نمبر امام اہل سنت،ستمبر،اکتوبر1975،ص10۔

(113)تذکرۂ جمیل،241۔

(114)حاجی محمد ارشد عطاری صاحب ایک متشرع،صالح اور مؤدب شخصیت کے مالک ہیں،ان کی پیدائش 5ربیع الاخر1399ھ مطابق 5مارچ 1979ء کو بلال (بھٹہ) چوک بیدیاں روڈ لاہور کینٹ کے علاقے میں ہوئی،میٹرک کے بعد دعوت اسلامی سے وابستہ ہوئے،بوجوہ درسِ نظامی نہ کرسکے،ایم کام کرنے کے بعد مختلف مقامات پر ملازمت کی،آجکل شیخوپورہ کی تین کمپنیز میں ہیڈ آف ٹیکس ڈیپارٹمنٹ ہیں،درس نظامی کرنے کے لیے جامعۃ المدینہ نائیٹ میں داخلہ لے چکے ہیں،بڑی محنت سے مصروف تعلیم ہیں،انھوں نے درجہ اولی کے سالانہ امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے،درسِ نظامی مکمل کرنے کے بعد تخصص فی الفقہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(115)غازی علم الدین شہید 8ذیقعدہ 1366ھ مطابق 3دسمبر 1908ء کو لاہور کے ایک علاقے محلہ سرفروشاں میں پیدا ہوئے اور 31اکتوبر1929ء کو جام شہادت نوش فرمایا۔کم و بیش چھ لاکھ عشاق رسول نے آپ کے نماز جنازہ میں شرکت کی،مزار میانی صاحب قبرستان میں ہے۔

(116)حضرت الحاج مہر محمد صوبہ نقشبندی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مرتضائیہ لاہور کے عظیم بزرگ ہیں۔آپ کا سن ولادت 1250ھ مطابق 1835ء قیاس کیا جاتا ہے جبکہ آپ کی وفات 20صفر1364ھ مطابق 4فروری 1945ء کو ہوئی۔آپ پیر صاحب قلعہ شریف والے حضرت الحاج خواجہ غلام مرتضیٰ فنافی الرسول صاحب کے خلیفہ اول،پیشے کے اعتبار سے کاشتکار اور صاحب کرامت ولی اللہ تھے۔آپ کا مزار میانی قبرستان میں ہے۔(خواجگان مرتضائیہ،460تا467)

(117)سحر البیان خطیب حضرت مولانا غلام محمد ترنم جماعتی صاحب کی ولادت 1320ھ مطابق 1900ء کو امرتسر کے ایک کاشمیری گھرانے میں ہوئی اور لاہور میں 17محرم1379ھ مطابق 24جولائی1959ء کو وصال فرمایا،آپ عالم دین،دینی و دنیاوی علوم سے مالامال،اسلامی صاحب دیوان شاعر،بہترین خطیب،تحریک پاکستان کارکن،جمعیت علماپاکستان کے مرکزی نائب صدر،خطیب جامع

www.dawateislami.net

مسجد سول سیکرٹریٹ، محبوب العلماموثر شخصیت کے مالک تھے، تصانیف میں مقدمہ وحوشی بطل نبوت اہم ہے۔(تحریک پاکستان کے سات ستارے،96تا105،یادرفتگان،2/40)

(118)حضرت مولانا مفتی سید غلام معین الدین نعیمی صاحب کی ولادت 14 جمادی الاولیٰ 1342ھ مطابق 23دسمبر 1923ء کو مرادآباد ہند میں ہوئی اوروصال لاہور میں 12جمادی الاخریٰ 1391ھ مطابق 4،اگست 1971ء کو ہوا،نماز جنازہ مفتی اعجاز ولی صاحب نے پڑھائی،تدفین میانی قبرستان میں کی گئی،آپ فاضل جامعہ نعیمیہ مرادآباد،صدرالافاضل کے تلمیذ وخاص خدمت گار،50کتب کے مترجم،ہفت روزہ سواداعظم کے اڈیٹر اور فعال عالم دین تھے۔(سید غلام معین الدین نعیمی حیات وخدمات،51،153،138،113)

(119)اکابر تحریک پاکستان صفحہ 343 میں ہے کہ مفتی اعجاز ولی خان صاحب کو مولانا غلام محمد ترنم رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن کیا گیا جو کہ درست نہیں۔

(120)تذکرۂ جمیل،241۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



شب و روز
For More Updates
news.dawateislami.net